© rasailojaraid.com

’رسائل و مسائل‘ حصہ اوّل کے ایک مضمون سے متعلق

ایک ضروری استدراک

(ہمیں مولانا مودودی کی جانب سے جیل کی سنسر شدہ مندرجہ ذیل تحریر وصول ہوئی ہے۔ آپ کے حسبِ ہدایت اسے ترجمان میں شائع کیا جارہا ہے تاکہ جن اصحاب کے پاس یہ کتاب ہو، وہ عبارتیں تبدیل کرلیں۔ ان شاء اللہ طبع سوم میں اصل کتاب کے اندر بھی یہ اصلاحات کردی جائیں گی)۔

ایک دوست نے مجھے رسائل و مسائل حصہ اوّل کے مضمون ’تحقیق حدیث دجال‘ کی طرف توجہ دلائی ہے اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس کے بعض الفاظ اور فقروں سے جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کا پہلو نکلتا ہے۔

معاذ اللہ، کیا کوئی مسلمان اس بارگاہ میں گستاخی کا کبھی خیال بھی کرسکتا ہے؟ اور اگر کرے تو ایک لمحے کے لیے بھی دائرۂ ایمان میں رہ سکتا ہے؟ میرے کسی دینی بھائی کو یہ سوءظن تو مجھ سے نہ کرنا چاہیے کہ میں کبھی اس کفر سے بھی ملوث ہوسکتا ہوں، البتہ یہ ممکن ہے کہ کسی مسئلے کے بیان میں ایک طرزِ تعبیر میرے نزدیک حدودِ شرع وادب کے اندر ہو اور دوسرا اس میں کوئی تجاوز محسوس کرے۔ میں نے اس مضمون میں جو کچھ لکھا تھا پورے احساسِ ذمہ داری کے ساتھ یہی سمجھتے ہوئے لکھا تھا کہ یہ حدِ شرع وادب کے اندر ہے اور اب بھی، اپنے دوست کے توجہ دلانے کے بعد، کافی غور کرنے پر بھی مَیں اس میں کوئی تجاوز محسوس نہیں کرسکا ہوں۔ تاہم یہ معلوم ہوجانے کے بعد کہ کوئی شخص اس میں تجاوز محسوس کرسکتا ہے، میں ان عبارتوں کو بدل دینا زیادہ مناسب سمجھتا ہوں تاکہ کسی غلط فہمی کی گنجایش باقی نہ رہے۔ (’ایک ضروری استدراک‘، سیدابوالاعلیٰ مودودیؒ، ترجمان القرآن، جلد۴۳، عدد۵، جمادی الاولیٰ ۱۳۷۴ھ، فروری ۱۹۵۵ء، ص۷۲)

[اس کے بعد مولانا مودودی نے ص ۵۵، سطر ۸ تا ۱۰، ص ۶۵، سطر ۵ تا ۱۱، اور ص ۵۷، سطر ۴ تا ۵ اور سطر ۷ تا ۹ کے لیے متبادل تحریریں دی ہیں]۔

© rasailojaraid.com